



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL
DARUL ULOO

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے دین اس مسئلہ کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ سونے کا زیور عورتوں کو پہننا درست ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں اس کے پہننے کی ممانعت آئی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

: عورتوں کے لئے سونا و چاندی پہننے کے جوازیں کتاب و سنت سے دلائل

: ماہرین (فطانت پر مخفی نہیں کہ سونے اور چاندی کا زیور عورتوں کے حق میں قرآن مجید کی چند آیات سے دلائل واضح ہوتا ہے، چنانچہ سورہ زخرف میں فرمان ربانی ہے)

أَوْ مِنْ يَتَشَوَّاءِ فِي الْخَلْيَةِ وَهُنَّ الْخَصَامُ غَيْرُ مُبِينٍ ۚ ۱۸ ... سورة الزخرف

(1) آیا آل را کہ پروردہ می شود زیور و او در صفت خصوصت ظاہر نمی گردد" (11)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور ایسا شخص کہ گئے (زیور) میں پتارہ ہے اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے۔ تفسیر ابن عباس میں مذکور ہے۔

1) اومن یشو فی الذہب والفضۃ و ہونی الخصام فی الکلام غیر مبین غیر ثابت الحجۃ، و ہن النساء انہی، قال الکیا، فیہ دلیل علی اباحۃ کل النساء (21)

"کیا جو سونے، چاندی کے زیور میں پلتا اور پرورش کیا جاتا ہے، وہ کلام میں حجت کو ثابت نہیں کر سکتا۔ وہ عورتیں ہیں۔ کیہ کہتے ہیں: اس میں عورتوں کے لئے زیور کے مباح ہونے کی دلیل ہے۔"

1) واخرج ابن ابی حاتم عن ابی العالیہ انہ سئل عن الذہب للنساء فلم یرہ باسا وتلاہ الآیۃ (31)

ابو العالیہ سے عورتوں کے زیور پہننے سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت تلاوت کی۔"

1) المسئلۃ الثالثہ: دلت الآیۃ علی ان الکل مباح للنساء (41)

"تیسرا مسئلہ: آیت عورتوں کے زیور پہننے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔"

پس لفظ "یشو فی الذہب" سے حاصل ہوا کہ زیور کی زینت سے آراستگی پر حرص عورت کی جبلت اور خلقت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حرص میں ان کو معذور قرار دیا اور اس کی نہی نہیں فرمائی، بلکہ اس میں دلالت اباحت پائی جاتی ہے۔ کہ مالا یضی علی المتامل المتعظن۔ اور اس زینت کا بیان سورہ نور میں بخوبی مذکور ہے:

وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۚ ۳۱ ... سورة النور

1) فسرہ ابن عباس بالوجہ والکفین اخرجہ ابن ابی حاتم، فاستدل بہ من اباح النظر الی وجہ المرأة و کفیما حیث لا ھتیت، و فوہ ابن مسعود، بالثیاب و فسر الزینۃ بالحاق و السوار و القراط و التلاذ و الخف، اخرجہ ابن ابی حاتم ایضا (51)

اور عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر چہرہ اور دونوں ہاتھوں سے کی ہے (ابن ابی حاتم) سو اس سے اس نے استدلال کیا ہے جس نے عورت کے چہرہ "اور ہاتھوں کی طرف دیکھنے کو جائز قرار دیا ہے، جبکہ ہتھ کا اندیشہ نہ ہو۔ اور اس کی تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لباس سے کی ہے۔ اور زینت کی تفسیر: انگوٹھی، کنگن، بالیاں، بار اور پاندب سے کی ہے۔"

: اور فرمان الہی ہے

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ ۳۱ ... سورة النور

(فیہ، نہی ان تضرب برجلہا لیسع صوت الخف) (الاکلیل للسیوطی 6/186)

"اور زور زور سے اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اس میں اس بات کی ممانعت ہے کہ اپنی پاندب کو یوں عدا حرکت دے کہ چلیں کہ اس کی آواز سنی جاسکے۔"

: اور تفسیر ابن عباس ص 219 میں مذکور ہے کہ

: **وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ**، الدلوخ والوشاح وغير ذلك وَلَا يَضْرِبْنَ بَازُجِلِينَ احداهما بالآخرى ليقترع الخخال بالخخال، انتهى، قال أكثر المفسرين الزينة بهنا اريد بها المورثات

أخذها: الاصباغ كاللؤلؤ والنخشب بالوسمة في حاجبها والفرقة في خديها والحناء في كفيها وقد ميا

وثنائها: الخلى كالتام والسوار والخخال والدخ والقلادة والاكمل والوشاح والقرط

(وثالثها: الثياب) انتهى في تفسير النيسابوري والكبير

وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ " سے مراد بازو بند اور حمیل (لگے میں پہنا جانے والا ہار) وغیرہ ہے اور پہنے ایک پاؤں کو دوسرے پر نہ ماریں، تاکہ ایک پانڈب دوسرے سے مل کر نہ چھنھناتے۔ اور اکثر مفسرین نے کہا ہے: کہ یہاں " : زینت سے مراد تین چیزیں ہیں

"یک: "رنگ ہے، جیسے نمرہ لگانا، ابرو میں رنگ بھرنا، زخساروں پر زعفران لگانا، ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی کا لگانا ہے۔

"دوسری: "زلیور ہے، جیسے انگوٹھی، کنگن، پانڈب، بازو بند، ہار، تاج، حمیل اور بالیاں ہیں۔

(تیسری: "لباس ہے۔" (تفسیر نيسابوري، الكبير)

: اور سورہ رعد میں فرمان باری تعالیٰ ہے

وَمَا يُلْقِيهِمْ فِي النَّارِ بَتِغَاءَ حُلِيٍّ أَوْ تَتَبِغٍ ... ١٧ ... سورة الرعد

(وازانچہ میگدازندش در آتش بطلب پیرایہ یا بطلب رخت خانہ۔ "فتح الرحمن"

"اور جن چیزوں کو زلیور یا دوسرے سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں"

: اور تفسیر ابن عباس میں ہے

ابتغاء حليّة، طلب حليّة تلبسوها، يقول: مثل الحق مثل الذهب والفضة يفتتح بها، كذلك الحق يفتتح به صاحب

" **ابتغاء حليّة**، سے مراد، زلیور کی خاطر جنہیں تم پہنتے ہو، کہتے ہیں: حق کی مثال اس سونے چاندی کی سی مثال ہے جس سے استفادہ کیا جائے ایسا ہی حق ہے جس سے صاحب حق فائدہ اٹھاتا ہے۔ "

: اور تفسیر کبیر میں ہے

ابتغاء حليّة أو متاع " اي بطلب المتاع حليّة وهي ما يترتب به ويتم به كالحلي المتعدّة من الذهب والفضة، قوله: **ابتغاء حليّة** قال اهل المعاني: الذي يوقد عليه لا ابتغاء حليّة الذهب والفضة والذي يوقد عليه لا ابتغاء الامتعة، الحميد والخاس والراس " (والاسرب (5-289)

زلیور یا اسباب کی خاطر۔ یعنی ایسا زلیور بنانا جس سے زینت و خوبصورتی حاصل کی جاتی ہو اور وہ سونے و چاندی کے زیورات ہیں، **ابتغاء حليّة**: اہل معانی کہتے ہیں کہ، جو زلیور کی خاطر تپایا جاتا ہے وہ سونا اور چاندی ہے اور جو اسباب " (کی خاطر تپایا جاتا ہے وہ لوہا، تانبا، قلعی اور سیسہ ہے۔ (تفسیر کبیر

(وقال البيضاوي: والمقصود من ذلك بيان منافعها) 1/517

(اس سے مقصود ان کے فوائد کا بیان کرنا ہے۔ (بيضاوي)

: (قال النواب صدیق حسن)

والحلي: يضم الحاء وكسر اللام والياء المشددة اصله حلوي فحل جمع على بالفتح اسم الحلي لكل ما يترتب به من مصاغ الذهب والفضة كذا في النباه الجبري 1/435

(حلی، اس کی اصل حلوی، جو کہ فحل فتح کے ساتھ، حلی کی جمع ہے۔ ہر اس سونے چاندی کے زیور کو کہا جاتا ہے جس سے زینت حاصل کی جاتی ہو۔" (نہایہ جبری

اور چاندی کو خاص کرنا تخصیص بلا مخصص اور قرآنی آیات کی سلامت کے مخالفت ہے۔ **کمالا یخفی علی المتامل الماہر**۔ اور صحیح بخاری و مسلم سے عورتوں کو سونے کے زیور کی اباحث عمومی ثابت ہوتی ہے عیساکہ صحیح بخاری میں ہے:

(باب العرض فی الزکوة.... وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تصدقن ولومن حلین، فجعلت المرأة تلقى خرصها ونخابها) (فتح الباری 3/312)

زکاة میں اسباب لینے کا باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) فرمایا: صدقہ دو، اگرچہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہوں، چنانچہ عورتیں اپنی اپنی بالیاں اور پہننے والی تھیں۔ "

: حلی یعنی زبور، خواہ وہ سونے کا ہو یا چاندی کا عموم پایا جاتا ہے، جیسا کہ فرمان الہی ہے

من خلیتم عجلاً جنداً ۱۴۸ ... سورة الاعراف

لپٹنے زبور سے بچھڑا بنایا۔

: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا: صدقہ یعنی زکاۃ ادا کرو خواہ لپٹے زبوروں سے دو۔ اور زبور دونوں اقسام سے ہوتا ہے۔ قاموس میں ہے

الخص بضم و کسر، حلقۃ الذهب والفضۃ وحلقۃ القراط والحلقۃ الصغیرۃ

"اخص ضم و کسرہ کے ساتھ، سونے اور چاندی کا کڑا (کنگن اور چوڑی) یا بالی کے کڑے اور چھوٹے کڑے (چھلے) کو کہتے ہیں۔"

الصراح میں یوں ہے: خرس: بضم و کسر، حلقہ زر و نقرہ۔

سحاب: بکسر سین مہمل و خاء مجہ، قلاوہ، فارسی میں: گردن بند یعنی ہر عرف میں جو زبور لنگے میں پٹنا جاتا ہے۔ پس سحاب بھی عام ہے خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا، جو کہ ہر شخص حسب مقدر و بغرض زینت بنواتا ہے۔

قرط: مضمر کے ساتھ، گوشوارہ، (کان کی بالی) بھی عام ہے خواہ چاندی کا ہو یا سونے کا، مَر صِح جَزَاؤ ہوا نہ ہو۔

: اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اللباس میں ذکر کیا ہے

باب، خاتم النساء وکان علی عائشہ خواتیم ذہب: حدیث ابو عاصم اخیرنا ابن جریج اخیرنا الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما شہدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلی قبل الخطبۃ، قال ابو عبد اللہ، وزاد ابن وہب (عن ابن جریج فاتی النساء فیلعن بلقین الشیح والنخواتیم فی ثوب بلال (فتح الباری 10/330)

"عورتوں کے انگوٹھی پہننے کا بیان اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔"

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی: اور ابن وہب نے بواسطہ ابن جریج استاذ زیادہ کیا ہے: کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے تو عورتیں بلال کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالتی تھیں۔

: صحیح مسلم میں ایسے ہے

(قال ابن درید کل معلق من شیمۃ الاذن فوق قرط سواء کان من ذہب او خرز) نووی شرح مسلم، الباب 438

"ابن درید کہتے ہیں کہ: ہر وہ چیز جو کان کی لو میں لٹکائی جائے وہ بالی ہے، خواہ وہ سونے کی ہو یا موٹی کی۔"

: زبور کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لپٹے تھیں البوزرع سے تشبیہ دینا

: اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے: باب حسن المعاشرة مع الابل (بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا باب) قائم کیا ہے۔ پھر گیارہ عورتوں کے واقعہ میں گیارہویں عورت نے کہا

زوی البوزرع فما البوزرع؟ اناس من حلی اذنی

(میرا شوہر البوزرع ہے اور البوزرع کیا خوب شخص ہے، اس نے زبورات سے میرے دونوں کانوں کو بھاری کر دیا اور بلا کے رکھ دیا ہے۔) (فتح الباری 9/317)

: پھر اختتام حدیث پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

(قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت ککبانی زرع لام زرع انتی مانی فتح الباری) (انتی مانی فتح الباری 9/317 و صحیح مسلم 4/1901)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیرے لئے ایسے ہوں جیسے البوزرع ام زرع کے لئے تھا۔"

سو البوزرع کے قصہ سے صاف ظاہر ہوا کہ اس مرد مخیر، صاحب ثروت اور صاحب دولت نے ام زرع کے دونوں کانوں میں سونے و چاندی کی بالیاں بوا کر دی تھیں، بلکہ یہ مقام مدح و زینت، سونے کے زبور کے اہتمام کا مقتضی ہے۔ اور ہر صاحب ثروت چاندی کے زبور کو معیوب سمجھتا ہے خصوصاً جبکہ زبور کان کا ہو۔ اسی بنا پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات مبارک کو البوزرع کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

: اور امام نووی رحمہ اللہ اس من حلی اذنی کے تحت رقمطراز ہیں

معناه علانی قرطہ و شوقافی تنوس ای متحرک لکثر تھا، انتی کلام الشارح، فی روایۃ ابن السکت: "اذنی و فرعی" و فرعا الانسان یداہا، والحلی حینئذ یلیم القراط والشفق والساو والمعدن، وتنخیر حلی و شتم لکنثیر کھ من الفائق (مسلم 2/288) طبع کر ہی

اس کا یہ معنی ہے کہ اس نے مجھے بالیاں اور کانوں کا زبور اس قدر پہنایا ہے کہ وہ اس کے بوجھ سے پھٹتے رہتے ہیں۔ اور ابن السکیت کی روایت میں "افنی وفرعی" ہے اور انسان کے فروغ اس کے دونوں ہاتھ ہوتے ہیں۔ سو "زبور بالی، کانوں میں پہنا جانے والا لنگن اور بازو بند کئے عام ہوا۔

: قرط، شفت اور بالی کی وضاحت

: نفائس اللغات میں ہے

بالی نوعی از زبور کہ از سیم و زر سازند و در گوش آویزند پس اگر در زند گوش آویزند بعرنی آزا "قرط" بضم قاف و سکون راء مہملہ و طاء مہملہ گویند و اگر در اعلانی گوش آویزند بعرنی آزا "شفٹ" بفتح شین مجمر و سکون نون و فاد آخر (گویند و فارسی ہمد را گوشوارہ و آویزہ گوش گریند۔ (کذافی النفائس

بالی زبور کی ایک قسم ہے جو کہ سونے و چاندی سے بناتے ہیں اور کان میں لٹکاتے ہیں، پس اگر اس زبور کو کان کی لو میں لٹکایا جائے تو عربی میں اسے "قرط" کہتے ہیں، جو کہ قاف کے حتمہ اور را و طاء کے سکون سے ہے، اور اگر "اس کو کان کے اوپر والے حصہ میں لٹکایا جائے تو عربی میں اس کو "شفٹ" شین کی فتح اور نون کی جزم سے کہتے ہیں اور فارسی میں تمام کو بالی یا کان میں لٹکائے جانے والے کو زبور کہتے ہیں۔

: علی : سونے چاندی کئے عام ہے

: صحیح بخاری و مسلم کی حدیث سے "خلی" عموم کو ظاہر کرتا ہے، خواہ وہ سونے کی قسم ہو یا چاندی کی۔ اور چاندی کی تخصیص، بلا تخصیص اور بلا مرجح باطل تصور ہوگی، بلکہ سونے کی تائید میں تو مندرجہ ذیل دلائل ہیں

: جیسا کہ ابو داؤد میں باب الخنزیر میں ہے

: ماہوزکاة الحلی

حدثنا ابو کامل و حمید بن مسعود السعفی ان خالد بن الحارث حدثنی قال حدثنی حمید بن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرءة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معا بنہ لما و فی یدہا بنتا مسکنا غلیظتان من ذهب، فقال لما تعطین (زکاة ہذا؟ قالت لا، قال : ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامۃ سوارین من نار؟ قال، فخلعتہما فالتفتا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ہما للہ و لرسولہ انتہی و بہذا (رواہ النسائی 2/280، ابوداؤد 1/212، سفیہ

! زبور کی زکاة کیا ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے دو لنگن تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا، کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے جواب عرض کیا: "نہیں" اس پر آپ نے فرمایا: کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے آگ کے دو لنگن پہنائے؟ اس عورت نے وہ (دونوں لنگن پھینک دیئے، اور یوں کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کئے ہیں۔" (النسائی

قال الحافظ عبد العظیم المنذری: لعل الترمذی قصد الطریقین الذین ذکرہما والا فطریق ابی داؤد لا مقال فیہا ثم ینہار رجلا، رجلا، کذافی الحلی شرح مؤطا مالک، رواہ ابوداؤد

(امام منذری کہتے ہیں کہ: امام ترمذی نے دو سندوں کا ذکر کیا ہے وگرنہ امام ابوداؤد کی ذکر کردہ سند بھی ایسی ہے جس میں کوئی جرح نہیں ہے، پھر انہوں نے ایک ایک راوی کی وضاحت کر دی ہے۔" (ابوداؤد

قال فی فتح القدیر: قال ابوالحسن بن قطان اسنادہ صحیح، وقال المنذری فی مختصرہ اسنادہ لا مقال فیہ، وانہما اخرج ابوداؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت: کُنْتُ اَلْمُسْ اَوْضَاعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَكُنْتُ يَاسِرًا لِرَسُولِ اللّٰهِ اَكْثَرُ مَوْ؟ فَهَلْ : نَا لَخَّ اَنْ (تَوَدِّي زَكَاةً فَرَكْتُ، فَلَيْسَ بِخَيْرٍ وَاَسَاسًا جِدَّ، كَذَانِي الْحَلِي كَذَانِي الْحَلِي 6/97، منذری 2/175

فتح القدیر میں ہے کہ: ابوالحسن بن قطان نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ امام منذری نے اپنی مختصر میں کہا ہے کہ: اس کی سند کوئی مقال نہیں ہے اور ان دونوں کو ابوداؤد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا "ہے کہتی ہیں کہ: میں سونے کی پانچ پنا کرتی تھی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا یہ کنز (خزانہ) ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ نصاب کو پہنچ جائے اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو کنز نہیں ہے، اور اس کی سند جید ہے۔

: اسی طرح سنن ابی داؤد میں ہے

(1)ب فی البحر للنساء : عن عبد اللہ بن زبیر انہ سمع علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعل فی بیعہ واخذ ذہبا فجعل فی شملہ ثم قال : ان یدین حرام علی ذکورا متی (61/1)

"عورتوں کے لئے ریشم کا باب : حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پہننا، پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔"

: اور نسائی کے باب تحریم لبس الذہب (سونا پہننے کی حرمت) میں ہے (2)

(عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل اهل للاث امتی الحریر والذہب و حرمہ علی ذکورا انتہی (نسائی 8/139، ابن ماجہ

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے ریشم اور سونے کو میری امت کی عورتوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور مردوں کے لئے حرام۔"

تحریم الذہب علی الرجال (3)

"مردوں کے لئے سونے کی حرمت"

عن عبد اللہ بن زریعہ سماع علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریراً فجعل فی یمینہ واخذ ذبہ فجعل فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکور امتی انتہی ما فی النسائی (انتہی ما فی النسائی 8/139) ابن ماجہ حدیث 3595

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں ہاتھ میں سونا، پھر فرمایا : یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔"

اس حدیث کو امام نسائی نے چار طرق سے روایت کیا ہے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور دوسرا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں : کہ

قالت اہی الجاشی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلقہ فیہا خاتم ذب فیہ فص حبشی فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدوانہ لمعرض عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا بابتہ امامتہ بنت العاص فقال : تحلی ہذا یمینہ (ابن ماجہ 4/1202) 2/1202، البیہقی 4/535

نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جھلا بھیجا اس میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس میں ایک سیاہ نگینہ جڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک لکڑی سے بھرا اور آپ اس سے نفرت کر رہے تھے یا کسی انگلی (سے لیا، پھر اپنی نواسی امہ بنت العاص (حضرت زینت رضی اللہ عنہا کی بیٹی) کو بلایا اور فرمایا : بیٹی! اسے پہن لو۔" (ابن ماجہ)

...ترمذی میں باب ماجاء فی الحریر والذهب للرجال (5)

حدثنا اسحاق بن منصور ثنا عبد اللہ بن نمیر ثنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن مافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : حرم لباس الحریر والذهب علی ذکور امتی واصل علی اناسم وفي الباب عن عمر وعلی وعقبة بن عامر وام ہانی وانس وحذیفہ وعبد اللہ بن عمرو وعمران بن حصین وعبد اللہ بن الزبیر وجابر وابی ریحانہ وابن عمر والبراء رضی اللہ عنہم ہذا حدیث حسن صحیح ما فی الترمذی 4/217، وفي المشکوٰۃ فتح الربانی 17/270 والبیہقی 8/139)۔۔۔

مردوں کے لئے سونا اور ریشم پہننے کے بیان میں ہے : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : سونا اور ریشمی لباس میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی (عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ اور اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام حانی، انس، حذیفہ، عبد اللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبد اللہ بن الزبیر، جابر، البراء، ابن عمر والبراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ اور یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ (مشکوٰۃ 2/1244) البانی

: اور بلوغ المرام میں ہے (6)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اعل الذبب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورہا رواہ احمد والنسائی والترمذی وصحیحہ انتہی (النسائی 8/139، ترمذی 4/217، مصنف عبد الرزاق حدیث 148، بلوغ المرام 19930)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور ان کے مردوں کے لئے حرام کیا گیا ہے۔ احمد، "نسائی اور ترمذی نے اسے صحیح کہا۔

سونے اور ریشم عورتوں کے لئے حلال اور ان دونوں کا مردوں کے لئے حرام ہونا سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، جو کہ واقعات حدیث پر مخفی نہیں ہے، اور اسی باب میں مسند احمد، البیہقی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن جہان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات مروی ہیں :

اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حریراً فجعل فی یمینہ واخذ ذبہ فجعل فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکور امتی، زاد ابن ماجہ : حل لاناثم.... و بین النسائی والاختلاف فیہ علی یزید بن ابی حبیب قال حافظ وہو اختلاف لایضرب ونقل (7) عبدالحق عن ابن الدینی انہ قال حدیث حسن ورجالہ معروفون انتہی ما فی نیل الاوطار للشوکانی [1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا، پھر فرمایا : یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔ ابن ماجہ میں اضافہ ہے : ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ امام نسائی نے یزید بن ابی حبیب کے متعلق اختلاف ظاہر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ : یہ اختلاف بے ضرر ہے۔ عبدالحق نے ابن الدینی سے نقل کیا ہے کہ : انہوں نے کہا، کہ حدیث حسن ہے اور اس کے راوی معروف ہیں۔

: ہر گاہ علی بن الدینی نے اس حدیث کی تحسین کی ہے اور اس کے رواۃ کو معروف بالحدیث کہا ہے تو پھر اس کی تضعیف کون کر سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں فرماتے ہیں :

(علی بن عبد اللہ الدینی البصری ثقہ ثبت امام اہل عصرہ بالحدیث وعلہ حتی قال البخاری : ما استصغرت نفسی الا عنہ (تقریب 373 فاروقی ملتان)

حضرت علی بن الدینی البصری ثقہ، جہلپنہ زمانہ کے حدیث اور علل الحدیث کے سب سے بڑے امام ہیں۔ حتیٰ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : میں نے خود کو ما سوا ابن الدینی کے کسی کے سامنے بھونکا محسوس نہیں کیا۔

وقال شیخ ابن عیینہ : تعلم منہ اکثر ما تعلم منی

"ان کے شیخ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ : میں ابن الدینی سے اس سے کہیں بڑھ کر سیکھتا ہوں جو وہ سے سیکھتے ہیں۔"

(وقال النسائي: كان الله خلقه للحدیث (کذا فی التقریب 373)

"امام نسائی فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے ان کو حدیث کے لئے پیدا فرمایا ہے۔"

: سونے کا زیور عورت کے لئے بوجہ یقیناً جائز ہے

مندرجہ بالا تحریر سے سونے کا زیور عورت کے حق میں بلا ریب ثابت ہوتا ہے اور عیدنا روالی حدیث عورتوں کے حق میں سونے کے زیور کا استعمال چند وجوہ کے سبب مذکورہ بالا دلائل کا مقابلہ میں معارض نہیں ہو سکتی۔

: وجہ اول

کہ جواز کے دلائل کثرت و قوت کی بنا پر ارجح و اکثر ہیں، اور حدیث و عیدنا مرجوح اور کمتر ہے، کیونکہ جواز کی دلیل کلمے قرآنی آیات اور بخاری و مسلم کی حدیث و عیدنا روالی حدیث کے خلاف واضح حجت ہے۔ کلامی علی المتبعی الماہر۔

: وجہ دوم

: کہ عورت کے حق میں حرمت کی روایت جو نیچے آرہی ہے قرآنی آیات، حدیث شیخین اور سولہ، سترہ صحابہ کرام کی روایات کی رو سے فسوخ ہے۔ شرح السنہ میں ہے

1 قال البغوی ہذا الحدیث فسوخ بحديث ابی موسیٰ الاشعریٰ انه صلی اللہ علیہ وسلم قال: اهل الذنب والحریر للاناث من امتی کذا فی المرقاة وغیرہا [81]

"امام بغوی کہتے ہیں کہ: یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے فسوخ ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔"

: شیخ جلال الدین السیوطی شرح نسائی میں رقمطراز ہیں

1) یا معشر النساء اما لکن فی الفضل ما تملین اما انه یس منکن امرأة تحلت ذہبا تطهره الا عذبت بہ ہذا فسوخ بحديث: ان بضعن حرام علی ذکورا امتی حل لاناثہا [91]

اے عورتوں کی جماعت کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں، دیکھو! جو عورت تم میں سے سونے کا زیور پہن کر (اجنبی مردوں کو یا فخر سے) نمود و نمائش کرے تو اس کو عذاب ہوگا۔ یہ حدیث اس حدیث سے فسوخ ہے: "بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کے لئے حلال۔"

قال ابن شاپین فی ناسخہ: کان فی اول الامر یلئس الرجال خواتیم الذنب وغیر ذلک وكان الخطر قد وقع علی الناس کلهم ثم اباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء دون الرجال، فصار ما کان علی النساء من الخطر مباحا لهن، ففخت الاباحۃ بالخطر، وعلی النووی فی شرح مسلم لجماع المسلمین علی ذلک انتہی ما فی زہر الربی علی اللجعی المحقق جلال الدین السیوطی 8/135 حاشیہ

ابن شاپین اپنی ناسخ میں لکھتے ہیں کہ: ابتدائے امر میں مرد سونے وغیرہ کی انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے اور لوگ ان سے خطرہ محسوس کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے حلال قرار دے دیا، سو جو چیز عورتوں کے لئے باعث خطرہ تھی ان کے لئے مباح کر دی گئی اور اباحت نے خطرہ کو منسوخ کر دیا اور امام نووی نے شرح مسلم میں اس پر مسلمانوں کا جماع نقل کیا ہے۔ زہر الربی علی اللجعی

والثانی: ان النساء اخرج الی تزین لیرغب فین ازواجهن ولذلک جرت عادة العرب والجمہ جمیعاً بان یحون تزینن اکثر من تزینم، فوجب ان یرخص لهن اکثر مما یرخص لهن ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم: اهل الذنب والحریر للاناث (من امتی وحرم علی ذکورها انتہی ما فی حجة اللہ البائعہ للشیخ الشاہ ولی اللہ الحمد الدلبوی) حجة اللہ مترجم 430 طبع کرہی نور محمد

اور دوسری بات یہ کہ: خواتین زیب و زینت کی زیادہ ضرورت مند ہیں، تاکہ ان کے شوہران میں راغب ہوں، اسلئے تمام عرب و جمہ میں یہ بات عام ہے کہ عورتوں کی زیبائش مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، سو ضروری تھا " (کہ ان کو مردوں کی نسبت زیادہ رخصت دی جائے۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام قرار دیتے ہیں۔) حجة اللہ البائعہ

(در مؤطا امام مالک مذکورست کہ عبداللہ بن عمر زیور طلائی بیوشانید و خزان و کنیزان خود از زر پس بر نی بر آورد از زیور ایشان زکوۃ۔ (موطا مسوی) 207)

"موطا امام مالک میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں اور کنیزوں کو سونے کا زیور پہنایا کرتے تھے اور اس کی زکوۃ ادا نہ کرتے تھے۔"

(مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یحل بناتہ وجواریه الذنب ثم لا یخرج طلیعن الزکوۃ انتہی) (موطا 1/214، فائدہ عبد الباقی

"مالک: نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنی بیٹیوں اور بیٹیوں کو سونے کا زیور پہنایا کرتے تھے اور ان کے زیور کی زکوۃ نہ ادا کرتے تھے۔"

: وجہ سوم

کہ یہ عیدنا سونے کا زیور پہننے پر نہیں فرمائی، بلکہ یہ عیدنا رالیے لوگوں کے لئے ہے جو اسے بقصد ریا اور نمود و تکبر کے طور پر استعمال کریں اور جاہلیت کی سی زینت و سنگار کا اظہار کرنے والے ہوں، کیونکہ یہ ہر زمانہ کے اہل اسراف و اتراف اور اغنیاء کا شعار رہا ہے، سو جوان امور خارجیہ سے متصف ہو کر سونے کا زیور پہننے اس کے لئے عیدنا کا موجب ہے اس لئے کہ لباس حریر اور طلائی زیورات میں اکثر و بیشتر ریا و تکبر پایا جاتا ہے، بخلاف چاندی کے زیور کے کہ یہ اغنیاء کے نزدیک عرفانہایت بے قدر تصور کیا جاتا ہے، اسی تکبر و ریا کے فاخرانہ لباس اور سونے کے زیور سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

: عنہا سے فرمایا تھا

[1] یا عائشہ ان اردت اللہ فی غلبتک من الدنیا کرنا دراکب وایک وجماسہ الاغیاء [15]

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو مجھے دنیا سے سوار کے توشہ کی مانند کافی ہو اور دولت مندوں کی ہم نشینی سے بچتی رہو۔"

: وجہ چارم

یہ وعید نار ان لوگوں کے لئے ہے، جو ہمہ وقت دنیا کی حرص میں لذات و شہوات، فاخرانہ لباس اور بیش قیمت نفیس زیورات کے طلبگار، مال و دولت کے اسراف میں ایک دوسرے سے بڑھ کر مستغرق رہتے ہوئے دنیا کے لذائذ و ظرائف فراہم کرنے میں لگے رہتے ہیں، حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر شب و روز اسی میں غلطاں و پچاں رہتے ہیں، اور خود کو فقراء و مساکین سے اعلیٰ تصور کرتے ہوئے بڑے نازاں و فرحاں رہتے ہیں اور دنیا کی رغبتوں میں اللہ و رسول کو بھول جاتے ہیں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اور ان کی امت کو سنایا

وَلَا تَغْنَبْکَ غَنَمٌ تُرِیدُ زینۃَ الدنیا وَلَا تَطْعُ مَنْ اَغْنٰکَ قَلْبٌ عَنْ ذِکْرِنَا وَاشْیَءٌ یُوَدُّ کَانَ اَمْرُهُ فُرْطًا ۚ ۲۸ ... سورۃ الکہف

اور خبردار! تیری نگاہیں ان سے ہٹنے نہ پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھانڈے ارادے میں لگ جا، دیکھ اس شخص کا کتنا ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے "گزر چکا ہے۔"

عورتیں خصوصاً خواہشات دنیاوی پر مرٹتی ہیں اور سونے کے خوشنما زیورات پر جان بھڑکتی ہیں اور بھاری بیش قیمت زیور پر فریفتہ ہو جاتی ہیں۔ اس کی حرص میں مبتلا، شب و روز اس میں ایسی حواس باختہ رہتی ہیں کہ احسان فراموش ہو جاتی ہیں عیساکہ بخاری میں ہے:

(ویکھن العشر ویکھن الاحسان، لو احسنت الی احد ابن الدہر ثم رات منک شینا قامت : مارایت منک خیر اقل (فتح الباری 1/83، 1/298، 359)

"خاوند کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم بوری عمران کے ساتھ احسان کو پھر ذرا ناگواری پیدا ہو جائے تو فوراً لکے گی میں نے تم سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔"

: اور اسی مال کی کثرت ہی کی خواہش مند رہی ہیں

گل خورشید ٹیکا ہو قمر کا ہو بازو کا

اور سونے کے زیور کی کم مقدار پر اکتفا نہیں کرتیں، بلکہ زیورات کی مختلف انواع و اقسام اور زیادہ سے زیادہ حصول کی خواہش کرتے ہوئے اسراف و اتراف میں گم ہو جاتی ہیں، مثلاً جو زیور دو تین تولہ میں بن سکتا ہے اس پر خوش نہیں ہوتیں جبکہ پانچ تولہ کا نہ بن جائے، حالانکہ زیور ایک تولہ کا ہو یا دو چار تولہ کا زینب و زینبائش میں مساوی ہے اس پر تناعت نہیں کرتیں، بلکہ متعدد انواع زیورات سے زینب و زینت کی طلبگار رہتی ہیں۔ عورتوں کی اسی : آرائش نقش و نگار کی بے تحاشا حرص کے پیش نظر پر تقی میر نے کہا ہے

یار کی بالی کا حمک قدرت اللہ کی

عقدہ پروین کان میں زہرہ کی زیور ہو گیا

: مزید فرمایا

تیرے زیور کے نگین رات کو ایسے چمکے

ایک جگنی سے ہوئے سینکڑوں جگنو پیدا

: بہر حال حس سے بڑھی ہوئی مال کی حرص و محبت آخرت سے غفلت و نسیان کا موجب ہے اور اسراف کی تعریف یہ ہے

لِجَاوِزِ مَا لَکُمْ لٰکِنْ فِیْ هٰذَا اِنْ تَبَاوَزْ

وہ اتنا حد سے بڑھا جتنا اسے بڑھنا روانہ تھا

: اور یہ عادت شرعاً و عقلاً مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان میں عباد الرحمن کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے

وَالَّذِیْنَ اِذَا اُنْفَقُوا لَمْ یُسْرِ فَاوَلَمْ یَنْشُرُوا وَ کَانَ مِنْ ذٰلِکَ قَوَان ۚ ۶۷ ... سورۃ الفرقان

"اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں۔"

: اور دوسرے مقام پر فرمایا

ومناط الاجرد عن النفس عن اتباع داعية الغبط والفخر ومن تلك الرؤوس الحلي المترقذة وبنا أطلالاً : أحد هما : أن الذئب هو الذي يفخر به العجم ، ويفضئ جريان الرسم بالتلحي به إلى الإكثار من طلب الدنيا والفنفة ، ولذلك شدد النبي صلى الله عليه وسلم في الذئب وقال : ولكن عليكم بالفنفة والعبوا بها .

والثانی : ان النساء اخرج الی تین لیو غیب فیمن ازواجہن ولذلک جرت العادة العرب والعمم حمیما بان یكون تینین اکثر من تینیم، فوجب ان یرخص لمن اکثر ما یرخص لہم ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم : اعل الذنب والحریر للاناث (من امتی وحرمت علی ذکورها مانی حجۃ اللہ الباقۃ بقدر الحاجۃ 2/189، 190)

لباس، زیبائش اور برتن وغیرہ

جان لیجئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعیوں کی عادات اور ان کا دنیا کی لذتوں سے اطمینان حاصل کرنے اور ان میں گہری دلچسپی لینے کے پیش نظر ان کے اصول و قواعد کو حرام اور اس کے علاوہ کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ، وہ آخرت کے بھولنے کا موجب ہے اور طلب دنیا کے حصول کی بتات کو مستلزم ہے۔ سو ان اصول میں سے ایک فخرانہ لباس ہے جو ان کے لئے باعث فخر اور ان کا مطمح نظر ہے اور اس کا باعث کئی ایک اسباب ہیں :

ان میں سے ایک قمیص اور شر وال کو نیچے لٹکانا ہے، جس سے نہ پردہ اور نہ ہی تینین مقصود ہوتی ہے جو کہ لباس کا اصل مطلوب ہے بلکہ اس سے مقصود فخر و مباہات اور اظہار ثروت وغیرہ ہوا کرتا ہے۔ اور تینین و آرائش تو بھی لہجہ لکنا ہے جو جسم کے مساوی ہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : اللہ تعالیٰ روز قیامت اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا جو اپنی تہہ بند کو تنجر سے گھسیٹ کر چلتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! مومن کی چادر پنڈلیوں کے درمیان تک ہوتی ہے اور اس میں کوئی حرج جبکہ وہ منگھے اور نصف پنڈلی کے مابین ہوا اور جو اس سے نیچے ہوگی تو وہ حصہ دوزخ میں جائے گا۔

اور ان میں سے ایک : کپڑوں کی نرم و ملائم اور نادر قسم ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

اور ان میں دوسرا : بھڑکیلے و شوخ رنگوں کا لباس ہے جس سے فخر و نخوت پٹکتی ہو۔ سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر (زرد رنگ) اور مزعفر (زعفران سے رنگے ہوئے) لباس سے منع کیا ہے اور فرمایا : یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ اور مذموم صفت یہ ہے : تکلف و نخوت، فخرانہ لباس اور فقراء کے دل توڑنے میں مبالغہ آرائی سے کام لینا، جس کا حدیث کے الفاظ میں مفہوم موجود ہے اور اجر کا دار و مدار نفس کو مختار و تنجر کے داعیہ کی اتباع سے روکنا ہے اور انہیں قواعد سے فخرانہ زیورات بھی ہیں، جس کی دو وجوہ ہیں :

1۔ جمعی لوگ چاندی کو چھوڑ کر سونے پر فخر کرتے ہیں، جبکہ اس کا اظہار کرنا طلب دنیا کی کثرت کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے متعلق سختی کی ہے، اور فرمایا : چاندی کو پہنا کر اور 1 اس سے دل بھلاؤ۔

2۔ عورتوں کو اس سے اس لئے مستثنیٰ کیا تاکہ وہ اس سے اپنے شوہروں کے لئے زیبائش حاصل کریں۔ اور یہی طریقہ عرب و عجم میں مروج ہے، کیونکہ عورتوں کی تینین مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ تو ضروری تھا کہ ان کو مردوں کی 2 نسبت زیادہ رخصت دی جاتی۔ اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(سونا میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام کیا گیا ہے۔) (حجۃ اللہ الباقۃ)

پس شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بحث سے بھی یہی واضح ہوا کہ بہت زیادہ اسراف و اتراف اور فخر و نمود، منہی عندہ اور دوزخ کی وعید کا موجب ہے، اور عدم اسراف و نمود اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ کمالا مثنیٰ علی التمثال الماہر بکلام الشیخ المحدث

اور جو روایات سونے کے پہننے کے متعلق الوداؤد وغیرہ میں موجود ہیں تو وہ تکثیر مزید و افراط پر محمول ہیں، چنانچہ جواز و عدم جواز کی احادیث کے مابین تطبیق دی جائے گی یا پھر عدم جواز والی روایات مسوخ تصور ہوں گی۔ عیساکہ مندرجہ بالا امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ، ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ، نووی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے واضح ہے۔ لیکن شاہ صاحب اکثر کو فتویٰ سے ہٹ کر فتویٰ کی بنا پر منع کرتے ہیں کہ اجماع مسلمین کی مخالفت مستلزم نہ ہو۔ اسی طرح مولانا (شاہ) محمد اسماعیل شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کی بحث بھی تقویۃ الایمان میں فتویٰ کی بجائے تقویٰ کی بنیاد پر ہے، کیونکہ تردیدات، تشکیکات اور منویات کی ایک گونہ توجیہ کرتے ہوئے حتماً وعید نارتو نہیں ہو سکتی ہاں حدیث کے ظاہری اعتبار سے تو ممکن ہے، لیکن واضح نسخنا ممکن ہے۔

: مولانا موصوف علیہ الرحمہ، الوداؤد کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی بلی، نتھ، ہار، کنگن، چوڑیاں اور کینٹھی عورتوں کو پہننا حرام ہے، مگر دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو سونا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے دونوں کا استعمال حرام ہے، خواہ دونوں مخلوط ہوں یا علیحدہ علیحدہ، تو اس مضمون کو یوں سمجھا جاسکتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتوں کو پہننا مطلقاً پہننا درست ہے اور اگر صرف سونا جیسے کرے، کینٹھی، بابا یاں اور نتھ ہو تو وہ نادرست ہے اور اگر میں چاندی ملی ہوئی ملے ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق مباح ہے، مگر اس کا استعمال لہجہ نہیں جیسے طلاق جائز ہے مگر ہتھی نہیں یا یہ حدیث اس زیور کے حق میں ہے جس کی زکاۃ نہ دی جائے۔۔۔ (لخ ((تقویۃ الایمان

تو مولانا مدوح کے نزدیک بھی توجہات ثلاثہ کی بنا پر تقویٰ کی وجہ سے لہجہ نہیں۔ فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کمالا مثنیٰ

: الوداؤد کی وعید نارتو والی احادیث کی اسنادی حیثیت

: واضح رہے کہ الوداؤد میں وعید نارتو والی احادیث میں بنظر اسناد کلام ہے

: پہلا طریق

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ حدثنا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن اسید بن ابی اسید البراء عن نافع ابن عباس عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : من احب ان یکلن حبیبہ ملقۃ من نار فیعلقہ حلقتہ من ذنب، ومن احب ان یسور

(حمید سوارا من نار فی سورہ سوارا من ذہب، ولکن علیکم بالفیضۃ فالعبوا بہا) (الوداؤد 2/225، مشکوٰۃ 2/1256) البانی۔ اسید، قلیل الحدیث، تہذیب 1/344

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو کوئی یہ پسند کرے کہ اپنے دوست کو آگ کا کڑا پینا دے تو وہ اسے سونے کا کڑا پینا دے، اور جو پسند کرے کہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن "پینا دے تو وہ اسے سونے کا کنگن پینا دے اور لیکن تم چاندی سے دل بہلاؤ۔"

:اس طریق میں عبدالعزیز اگرچہ صدوق تھا، لیکن کتب غیر سے روایت کرتا تھا اور خطا واقع ہوتی تھی جساکہ تقریب میں ہے

عبدالعزیز بن محمد صدوق وکان یحدث عن کتب غیرہ وینحطی، وقال النسائی حدیثہ عن عبد اللہ العمری منکر من الثامیۃ (التقریب 328) "عبدالعزیز بن محمد صدوق ہے لیکن کتب غیر سے حدیث بیان کرتا اور غلطی کرتا تھا۔ امام نسائی نے کہا، اس کی حدیث عبید اللہ العمری سے منکر ہے، طبقہ ثامیہ میں سے ہے۔"

(واسید بن ابی اسید البراد من الخامسۃ مات فی اول خلاۃ منصور) (التقریب 347)

اور یہاں ([16]) عبدالعزیز بن محمد کی اسید بن ابی اسید سے روایت معنعن ہے ان کی ملاقات کا ثبوت درکار ہے خواہ ایک ہی مرتبہ ہو تو انقطاع محتمل ہے، سو خطا اور انقطاع کے احتمال کے سبب روایت قابل احتجاج نہیں رہی۔

:دوسرا طریق یہ ہے

حدیث مسند ابو عوانہ عن ربیع بن حراش عن امرئہ عن اخت لحدیثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا معشر النساء! لکن فی الفضۃ تھلین بہ امانہ لیس منکن امرءۃ تھلی ذمبا تطھرہ الا عذبت بہ انتہی (الوداؤد 4/436، نسائی 8/157، مسند احمد 6/357، مصابیح 3/210 قال البانی فی اسنادہ ضعف، مشکوٰۃ 2/1257)

ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ سے روایت کی ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں۔ دیکھو! جو عورت "سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے تو اسے عذاب ہوگا۔"

اس روایت میں ربیع بن حراش کی بیوی مجہول الاسم والعدالہ والضعف ہے۔

:تقریب میں ہے

(ربیع بن حراش عن امرئہ لم اقف علی اسمہا) (کذا فی التقریب)

"ربیع بن حراش اپنی بیوی سے روایت کرتا ہے میں اس کے نام سے واقف نہیں ہو سکا۔"

:نسائی کی حدیث کی اسنادی حیثیت

:سنن نسائی میں حدیث کے دو طریق ہیں

اخبرنا اسحاق بن شامین الواسطی قال اخبرنا خالد بن مطرف و اخبرنا احمد بن حرب قال اخبرنا اسباط عن مطرف عن ابی الجهم عن ابی زید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: کنت قاعدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتہ امرء، فقلت یا رسول اللہ سواران من ذہب قال: سواران من نار، قالت یا رسول اللہ طوق من ذہب، قال طوق من نار، قالت قرطان من ذہب قال: قرطان من نار، قال وکان علیہا سواران من ذہب فرمت بہما... الخ فانی النسائی (سلفیہ 2/278)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ، ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! سونے کے دو کنگن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کے دو "کنگن ہیں، کہنے لگی یا رسول اللہ! سونے کا ایک گلوبند ہے۔ فرمایا: آگ کا طوق ہے، کہنے لگی، سونے کی دو بانیاں ہیں۔ فرمایا: آگ کی دو بانیاں ہیں۔ کہا، اس نے سونے کے دو کنگن پہن رکھے تو اس نے دونوں کو پھینک دیا۔

:ان دونوں طرق میں ابو زید راوی مجہول ہے۔ تقریب میں ہے

(الوزید شیح لابی الجهم مجہول من الثانیۃ) (تقریب 577، فاروقی طبع ملتان)

"ابو الجهم کا شیخ ابو زید مجہول ہے جو کہ طبقہ ثانیہ سے ہے۔"

تو یہ دونوں طرق قابل اعتماد نہ رہے کیونکہ مجہول راوی سے حدیث کی سند ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے۔ کمالا یحییٰ علی الماہر لہذا الض

امام نسائی کا سند سے وہم کا ازالہ

:بعض علماء نے عورتوں کے لئے سونے کی حلت کی حدیث میں بسبب جہالت راوی مابین یزید بن ابی حبیب اور علی کے کلام کیا ہے وہ محض وہم ہے کیونکہ نسائی نے خود اس وہم کو دفع کیا ہے

.... تحریم الذہب علی الرجال

اخبرنا قتيبة قال حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الفتح الهذلي عن أبي زريرة عن أبي طالب يقول: ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعل فی یمینہ واخذ ذہبا فجعل فی شمالہ ثم قال: ان ہذین حرام علی ذکور (امتی) سلفیہ 2/278

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا اور اس کو لپٹنے دلتے ہاتھ میں پکڑا اور سونا لیا اور اسے لپٹنے بائیں ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

اخبرنا یحییٰ بن حماد اخبرنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الصعبة عن رجل من بھدان یقال لہ ابو صلح عن ابی زریرہ عن سمع علی بن ابی طالب یقول: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعل فی یمینہ واخذ ذہبا فجعل فی شمالہ ثم قال: ان ہذین حرام علی ذکور امتی (نسائی سلفیہ 2/278)

اخبرنا محمد بن حاتم فقال حدثنا جابر قال اخبرنا عبد اللہ عن لیث بن سعد قال حدثنی یزید بن ابی حبیب عن ابی الصعبہ عن رجل من بھدان یقال لہ ابو صلح عن ابی زریرہ عن سمع علی بن ابی طالب یقول: ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا (فجعل فی یمینہ واخذ ذہبا فجعل فی شمالہ ثم قال: ان ہذین حرام علی ذکور امتی) سلفیہ 2/278

قال ابو عبد الرحمن وحدث ابن المبارک اولی بالصواب الا قوله فلع، فان ابا الفتح اشبه

اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یزید بن یارون قال اخبرنا محمد بن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب عن عبد العزیز بن ابی الفتح الهذلي عن عبد اللہ بن زریر الغافقی قال سمعت علیا یقول: اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہبا فی شمالہ وحریرا فی یمینہ (فقال: حرام علی ذکور امتی) سلفیہ 2/278

اخبرنا علی بن الحسن الدریہی قال حدثنا عبد الاعلی عن سعید عن الیوب عن نافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: اهل الذہب والحریر لاناث امتی وحریم علی ذکورہا (سلفیہ 2/278، مشکوٰۃ/1254، البانی)

واضح ہو کہ حدیث متعدد صحیح طرق سے مروی ہے۔ کمالاً مخفی علی الماہر

عدم جواز پر استدلال اور اس کا جواب:

: بعض لوگ حدیث "نہی عن لبس الذہب الا مقطعا" سے عورتوں کو سونا پہننے کے عدم جواز پر استدلال کرتے ہیں، اس کا جواب تین طرح سے ہے

اول:

اس کے رواۃ کا حال معلوم نہیں تاکہ ان کی ثقاہت اور عدم ثقاہت کے سبب اس پر صحت اور عدم صحت کا حکم لگا کر دلیل لی جاسکے۔

دوم:

اگر اس کی صحت تسلیم بھی کر لی جائے تو یہ نہی عورتوں کے لئے نہیں، جیسا کہ الوداؤد نے سمجھا، بلکہ یہ مردوں کے لئے ہے، جیسا کہ امام نسائی نے سمجھا۔ اور اس حدیث کو "باب تحریم الذہب علی الرجال" میں لائے ہیں، اور ہمارے قول کی دوسری دلیل نسائی کی روایت ہے: "نہی لبس الحریر یعنی والذہب الا مقطعا" کیونکہ ریشم کی نہی تو خاص مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کو حلال ہے، جس کے لئے بخاری و مسلم کی صحیح احادیث اس کی دلیل ہیں اور سونے کی نہی کی بھی دلیل جو اس پر معطوف ہے مردوں سے مخصوص ہوگی۔

: اور "مقطعا" کے معنی: ریزہ ریزہ کرنا ہے۔ یعنی کپڑوں پر جو سونے کے ستارے اور ریشم کے ٹکڑے لگاتے ہیں۔ مراقا میں ہے

(الا مقطعا، یفتح الطاء المشددة ای مکسر مقطعا صغارا مثل الضباب علی الاسلحة والنحوایم الفضیة و اعلام الثیاب، کذا ذکرہ بعض الشراح) (مراقاۃ 8/276)

"طائے مشدو کی فتح کے ساتھ، یعنی چھوٹے چھوٹے قطعات میں توڑا ہوا، جیسے اسلحہ کی کنڈیاں، چاندی کی انگوٹھیاں اور کپڑوں پر نقش۔"

سوم:

اگر نہی کو عورتوں کے حق میں تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ نہی اعتیاد و تنزیہ پر مبنی ہوگی کہ تھوڑی چیز انگوٹھی وغیرہ کی مانند پر قناعت کریں اور زیادہ حرص نہ کریں جیسا کہ اسے بڑی بسط و تفصیل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مندرجہ بالا صحیحہ بہت سی احادیث نہی سے صاف عن التحریم ہیں۔ وہ بھی اس وقت جبکہ نہی کو عورتوں کے حق میں تسلیم کرنا فرض کیا جائے، ورنہ اصل بات وہی ہے کہ نہی مردوں کے لئے خاص ہے جیسا کہ نسائی کی روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

: واضح رہے کہ اس تحریر کی تکمیل کے بعد الوداؤد کی شرح ابن قیم بھی مل گئی ہے اس شرح سے بھی تحریر بالاکمال تائید و ترمیم ہوگی

باب فی الذہب للنساء

: عورتوں کو سونا پہننے کا بیان - اور حدیث بیان کی گئی ہے۔

ایما امرأة جعلت فی اذنها خرصاً من ذہب، ثم قال المنذري واخرجه النسائي قال ش، قال القطان : وعلیہذا الخبر ان محمود بن عمرو راویہ عن اسماء مجول الحال وان کان قد روی عنہ جماعة وروی النسائي عن ابی ہریرة قال کنت قاعدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتہ امرأة فخالصت یا رسول اللہ سواران من ذہب قال : سواران من نار، قالت طوق من ذہب، قال : طوق من نار، قالت قرطین من ذہب، قال : قرطین من نار، قال وکان علیہا سواران من ذہب فرمت بہما فخالصت یا رسول اللہ، ان المرأة اذا لم تتزین لزوجها صلفت عنہ، فقال : ما یبغ احد اک ان یصنع قرطین من فضة ثم تصفرہ بزعفران او یعیر قال ابن القطان وعلیہ ان ابانید راویہ عن ابی ہریرة مجول لا یعرف روی عنہ غیر ابی (الحکم والاصح ہذا (نسائی 2/137)

جو کوئی عورت پہنے کان میں سونے کا بھلہ ڈالے۔۔۔ پھر منذری نے کہا کہ اس کو نسائی نے روایت کیا شارح کہتے ہیں کہ ابن القطان نے کہا : اس روایت کی علت یہ ہے کہ محمود بن عمرو "اسماء" سے روایت کنندہ مجول الحال " ہے، اگرچہ اس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے دو کنگن! آپ نے فرمایا : آگ کے دو کنگن ہے، کہنے لگی سونے کے گوبند ہیں، فرمایا : آگ کا طوق ہے۔ کہنے لگی! سونے کی دو بائیاں ہیں، فرمایا : آگ کی دو بائیاں ہیں۔

راوی کہتے ہیں اس کے پاس سونے کے جو دو کنگن تھے اس نے ان کو پھینک دیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ! اگر عورت پہنے شوہر کے لئے سنگار نہ کرے تو اس کے ہاں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : انہیں کون سی چیز مانع ہے کہ وہ چاندی کی دو بائیاں بنوائے، پھر اسی زعفران کے پانی سے یا خوشبو سے رنگ لے۔ ابن القطان کہتے ہیں اس کی علت یہ ہے کہ : ابوزید جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کنندہ ہے وہ مجول " ہے اس سے ابوالحکم کے علاوہ نے روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں۔

وفی النسائي : عن ثوبان قال جاء بنت ميرة الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي يدہا فتح قال : انذا فی کتاب ابی ای خواتیم ضام ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب یدها بحد غلت علی فاطمة تشکو الیہا الذی صنع بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزعجت فاطمة سلسلہ فی عنقہا من ذہب قالت ہذا ہا ہا الحسن قد خل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلسلہ فی یدہا، فقال : یا فاطمة الیغزک ان یقول الناس ابنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي یدہا سلسلہ من نار ثم خرج ولم (یقعہ، فاخرجت فاطمة بالسلسلہ الى السوق فباعتها واشترت بثمنها غلاما وقال مرة وذكر حکمہا بافا عتقہ فحدث بذاک فقال : الحمد للہ الذی انجی فاطمة من النار (نسائی 8/136)، السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نسائی میں ہے : ثوبان سے مروی ہے کہ حمیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں موئے چھلے تھے۔ سو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا (یعنی " جو اس کے ہاتھ پر مارا تھا) اس کا گد کیا، تو فاطمہ نے پہننے میں پسینی ہوئی سونے کی زنجیر کو ہاتھ پر پیٹا، اور کہا : یہ مجھے ابو حسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ہدیہ دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نحت جگر اور اس کے ہاتھ میں آگ کی زنجیری ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور بیٹھے نہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس زنجیری کو بازار بھیجا اور فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کا ایک غلام خرید لیا۔ آپ نے لفظ "غلام" کہا یا "عبد" یا اس قسم کا کوئی اور لفظ ذکر کیا، اور آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو آزاد کر دیا، اور پھر یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے "نجات دے دی۔

قال ابن القطان : وعلیہ ان الناس قد قالوا ان روایۃ یحییٰ قد قال حدیثی ابن سلام، وقد قیل انه دلس ذلک ولعلہ کان اجازۃ زید بن سلام ففعل یقول حدیثا زید

ابن القطان نے کہا : اس کی علت یہ ہے جو کہ لوگوں نے بیان کی ہے کہ یحییٰ کی روایت ابن سلام سے منقطع ہے اور اس بنا پر بھی کہ یحییٰ نے کہا "حدیثی ابن سلام" اور یہ بھی کہا گیا کہ اس نے اس میں تدلیس کی ہے اور ممکن " ہے کہ وہ زید بن سلام کی طرف سے "اجازۃ" ہو اور اس نے "حدیثا زید" کہنا شروع کر دیا۔

فی النسائي ایضا :

(عن عقبہ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمنع الہ والحدیثہ البحریر ویقول : ان کنتم تبجون حلیۃ البختہ وحریرہا فلا تبسوا فی الدنیا (نسائی 8/135)

: اور نسائی میں ہے :

"حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کو ریشم و زیور سے منع کرتے تھے اور فرماتے : اگر تم جنت کا ریشم و زیور پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔"

فاختلف الناس فی ہذا الاحادیث واللہ کلمت علیم فطائفہ سکت بہا مسلک الضعیف وعلیہا کہا کہما تقدیم

"مولوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے اور بخیر انہوں نے ان روایات میں کام کیا ہے : ایک جماعت نے تو ضعیف کہتے ہوئے تمام روایات کو معلول قرار دیا ہے جس کا پہلے گزر چکا ہے۔"

وطائفہ ادعت ان ذلک کان فی اول الاسلام ثم نسج، واحتجت بحدیث ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس البحریر والذہب علی ذکور امتی واصل لانا ثم، قال الترمذی حدیث صحیح، ورواہ ابن ماجہ فی سننہ من حدیث (علی وعبید اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی 4/317)

اور ایک جماعت نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : سونا اور زیور میری امت کی " عورتوں کے لئے حلال اور ان کے مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت علی وعبید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

وطائفہ حملت احادیث الوعید علی من لم یؤد زکوۃ علیہا، فاما من ادت فلا یخفی ہذا الوعید، واتحوا بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعا ابنتا ومافی ید ابنتا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال لہما : تعطین زکوۃ ہذا؟ قالت، لا! قال : الیسرک ان یسورک اللہ بہا یوم القیامۃ سواربتن من نار، فقلعتہما والقیتمہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت، ہما اللہ ورسولہ

ومباروي الوداؤد عن ام سلمة قالت كنت البس اوضاحا من ذئب فقلت يا رسول الله اكذبوا فقال : ما بلغ ما تودى زكوة فتزكى طمس بخر وهذا من افراط ثابت بن عجلان والذي قبله من افراد عمرو بن شعيب (الوداؤد 2/212، يفتي 2/371، 4/140، نصب الراية 2/371)

ایک جماعت نے احادیث وعید کو اس پر محمول کیا ہے کہ جہلپنے زبور کی زکاۃ نہ ادا کرتا ہو، اور جو کوئی زکاۃ ادا کرے وہ اس وعید میں شامل نہ ہوگا۔ اور انہوں نے حضرت عمرو بن شعیب کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ان کی زکاۃ دیتی ہو؟ کہنے لگی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے پسند ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنا دے؟ تو اس نے ان دونوں کو اپنا را اور آپ کو دے دیئے اور کہا: یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کئے ہیں۔

اور دوسری روایت جو الوداؤد میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں سونے کے پانچ ہتھکڑیاں پہنا کر تھی، میں نے کہا اللہ کے رسول کیا یہ خزانہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی "زکاۃ ادا کرو تو وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے۔ یہ ثابت بن عجلان اور اس سے ماقبل وہ عمرو بن شعیب کے تفردات میں سے ہے۔

فی اسنادہ عتاب بن بشیر الواسع الحارثی قد اخرج له بخاری و تکلم فیہ غیر واحد و طائفہ من اہل الحدیث حملت احادیث علی من اظہرت حللتها و تبرجت بہا دون من تزینت بہا لزوجہا، و بہ قال النسائی فی سننہ وقد ترمذ علی ذلک "الکراہیۃ للنساء فی الظہار الحلی والذئب" ثم ساق احادیث الوعد واللہ اعلم (الوداؤد 2/213)

محدثین کے ایک گروہ نے احادیث وعید کو اس پر محمول کیا ہے کہ، جہلپنے شوہر کے علاوہ زبور کے سنگار کا اظہار کرے اس طرح کا موقف امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں اختیار کیا ہے۔ اور انہوں نے عورتوں کئے زبور اور "سونے کے اظہار کرنے کی کراہت پر باب قائم کیا ہے، پھر اس کے ساتھ وعید کی احادیث ذکر کی ہیں۔" واللہ اعلم

ثم ذکر حدیث میمون القنادریہ، نہی عن لبس الذئب الا مقطعا لی قول المنذری ففیہ الاعتطاع فی موضعین ثم قال

: پھر انہوں نے میمون القنادری کی "نہی عن لبس الذئب الا مقطعا" روایت مندری کے قول تک ذکر کی ہے جس میں وجہ اعتطاع ہے۔ "پھر کہا"

وقد رواہ النسائی من یحییٰ بن فہدان عن ابی شیحہ النبائی عن معاویہ وقد تقدم الکلام علی ہذا الاسناد فی الحج، و رواہ عن ابی شیحہ عن ابی حمان انہ سح معاویہ و رواہ النسائی ایضا من حدیث یحییٰ بن فہدان عن ابی شیحہ قال سمعت ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذئب الا مقطعا، وقد روی فی حدیث آخر ارجح بہ احمد فی رواہ الاثر: من تخلی بخر بصیصہ کوی بہا یوم القیامۃ فقال الاثر: فقلت ای شیء بخر بصیصہ؟ قال شیء صغیر مثل الشعرۃ، وقال غیرہ: من عین الجرادة و سمعت شیخ الاسلام یقول: حدیث معاویہ فی اباحت الذئب مقطعا ہو فی التابغ غیر الفرد کالذرو العلم ونحوہ و حدیث الخربصیصہ ہو فی الفرد کالغائم وغیرہ فلا تعارض بینہما، واللہ اعلم انتہی (معالم السنن 128، 6/125)

اور اس کو نسائی نے یحییٰ بن فہدان، ابو شیحہ النبائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کے بارے میں "حج" میں کلام گزر چکی ہے، اور اس کو ابو شیحہ، ابو حمان نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت "معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور اس کو نسائی نے بھی یحییٰ بن فہدان سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے سوا ٹکڑے ٹکڑے کے، یعنی تھوڑا۔ ایک اور دوسری حدیث سے بھی جواثر م کی روایت ہے احمد نے استدلال کیا ہے کہ جس نے خربصیصہ پہنا روز قیامت اسے اسی سے داغ دیا جائے گا۔ اثر کہتے ہیں میں نے کہا وہ خربصیصہ کیا ہے؟ کہنے لگے وہ ایک ہتھوٹی سی چیز جو کی مانند ہے۔ بعض نے کہا وہ ہتھوٹی سی چیز، ہنڈی کی آنکھ کی مثل ہے۔ اور میں نے شیخ الاسلام سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سونے کے ایسے قطعات کی اباحت کے بارے میں ہے جو کہ منفرد چیز کے تحت ضمن استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ ہن اور نفوش وغیرہ، اور خربصیصہ والی روایت منفرد اشیاء کے بارہ میں ہے جس طرح کہ انگوٹھی وغیرہ۔ سوان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

[\[1\]](#) فتح الرحمن: 590

[\[2\]](#) طبع فاروقی ملتان 304

[\[3\]](#) الدر المنثور 7/370

[\[4\]](#) التفسیر الکبیر مختصر 7/426

[\[5\]](#) ابن عباس: 219 طبع ملتان

[\[6\]](#) الوداؤد 4/330 حدیث: 4057، ابن ماجہ حدیث 3595، نسائی 8/138، مسند احمد 1/96

[\[7\]](#) الوداؤد البانی 2/765، ابن حبان 12/250، احمد 1/95، نیل 2-87 نسائی 8/138، ابن ماجہ حدیث 3595

[\[8\]](#) شرح السنۃ 12/70

[\[9\]](#) نسائی 8/135 حاشیہ

[\[10\]](#) ابن ماجہ 2/1192، احمد 2/139، الوداؤد 4/314، مصابیح السنۃ 3/198

[\[11\]](#) مسلم 1/93، مسند احمد 4/133، 134، 151، مصابیح 3/402

رواہ الودود 5/138، مصابیح السنہ 3/198 والترمذی 4/650 کذا فی المشکوٰۃ [12]

ما فی النسائی 2/277 (سلفیہ) مختصر بقدر الحاجۃ [13]

النسائی 8-135 السیوطی، فتح الربانی 17/267، مشکوٰۃ 2/1275 [14]

رواہ الترمذی 4/245، حاکم 4/312، مصابیح السنہ 3/197 کما فی المشکوٰۃ [15]

عبدالعزیز بن محمد کی معنعن روایت اس وقت غیر معتبر ہوگی جبکہ متمم باللہ لیس ہو، لیکن عبدالعزیز مذکور مدلس نہیں ہے (تقریب) نیز شیخ البانی نے اسے صحیح الودود ج 2/3565 میں "حسن" کہا ہے۔ اور اس کے مزید [16] (متابعات آداب الزفاف ص 133 میں نقل کئے ہیں۔) خلیق

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 259

محدث فتویٰ

